© rasailojaraid.com

اقتباس

نظام تعلیم میں اہم تبدیلیاں

ہمارے ملک میں اس وقت جو نظام تعلیم رائج ہے۔ وہ انگریز کا جاری کردہ ہے۔ انگریز چونکہ غیر ملکی تھا۔ اس لئے اُس کو ضرورت نہ تھی کہ ہمارے بچوں کو ایسی تعلیم دیتا۔ جو اُن کی ذاتی صلاحیتوں کو اُجاگر کرتی۔ اور اُن میں قومی کردار پیدا کرتی۔ وہ تو چاہتا تھا کہ اس کی حکومت کی مشینری کو چلانے کے لئے کل پُرزے تیار کئے جائیں اس فرسودہ نظام تعلیم نے یہ مقصد جس خوبی سے پورا کیا۔ اس سے کوئی تعلیم یافتہ پاکستانی بے خبر نہیں ہے۔

آزادی کے بعد چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ موجودہ نظام کو بدل کر یہاں ایک ایسا نظام تعلیم رائج کیا جاتا جو ہمارے قومی تقاضوں کو پورا کر سکتا۔ لیکن ہماری بدقسمتی سے یہاں گیارہ سال تک ایسے لوگ برسر اقتدار رہے۔ جن کو ہر وقت اپنی کرسیوں کی فکر دامنگیر رہتی تھی۔ مُلک و قوم کی فلاح و بہبود ان کے پیش نظر نہ تھی۔

ہمارے مُلک میں ۸۔ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو فوجی انقلاب برپا ہوا۔ اس کے چند روز بعد موجودہ انقلابی حکومت برسر اقتدار آئی۔ اس نے برسر اقتدار آتے ہی مُلک میں اصلاحات نافذ کرنے کے لئے کئی کمیشن قائم کر دیئے ان میں سے ایک تعلیمی کمیشن بھی تھا۔ جو دسمبر ۱۹۵۸ء کو قائم کیا گیا۔ یہ صدر سمیت دس ارکان پر مشتمل تھا۔ کمیشن نے ۲۳۰ سوالات پر مشتمل ایک سوالنامہ جاری کیا اس نے ملک کے دونوں حصّوں کا دورہ کیا۔ لوگوں سے ملاقاتیں کیں اور تعلیمی اداروں کا معائنہ کیا۔ اس نے تقریباً ۹ ماہ میں اپنا کام ختم کر کے ۲۶ اگست ۱۹۵۹ء کو اپنی رپورٹ صدر مملکت کی خدمت میں پیش کر دی۔ یہ رپورٹ ۳۵۰ صفحات اور ۲۷ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس پر غور و خوص کرنے کے لئے صدر محترم نے اپنی کابینہ کی ایک کمیٹی مقرر کر دی۔ اس کمیٹی نے دونوں صوبائی گورنروں کی معیت میں رپورٹ پر تقریباً چار ماہ تک غور و خوص کیا۔ اس عرصہ میں رپورٹ کو صیغہ راز میں رکھا گیا۔ لیکن اس کا ذکر گاہے بگاہے صدر محترم وزیر تعلیم اور بعض بڑے بڑے افسروں کی تقریروں میں آتا رہتا تھا۔ اب اس رپورٹ کو شائع کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی حکومت کے فیصلہ جات کا بھی اعلان کر دیا گیا ہے۔

مرکزی کابینہ نے اپنی قرارداد میں پاکستان کے تعلیمی مسائل کے بارے میں ایک جامع اور حقیقت پسندانہ رپورٹ مرتب کرنے پر تعلیمی کمیشن کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اگرچہ کمیشن کی بعض سفارشات سے ہم متفق نہیں ہیں، لیکن اس اختلاف کے باوجود حکومت کی اس قرارداد کی تائید نہ کرنا کمیشن کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔ اس لئے ہم اس قرارداد کی پرزور تائید کرتے ہیں ہماری رائے میں حکومت اور کمیشن دونوں مبارکباد کے مستحق ہیں۔

تعلیمی کمیشن کی سفارشات پر حکومت نے جو فیصلہ جات صادر کئے ہیں ہماری نظر میں سب سے زیادہ اہم وہ فیصلہ ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جس کی رُو سے آٹھویں جماعت تک مذہبی تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ہماری رائے میں مذہبی تعلیم کو بی اے تک لازمی کرنا چاہیے تھا۔ اسے آٹھویں جماعت تک محدود کر دینا اس سے ناانصافی ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت اسلامی تعلیمات کا ایک انسٹی ٹیوٹ قائم کرے گی۔ مذہبی تعلیم کی اہمیت کے بارے میں ہم اپنے خیالات کا اظہار کئی بار کر چکے ہیں۔ ہماری رائے میں مذہب ہی انسان کو صحیح معنوں میں انسان بناتا ہے، مذہب سے ناآشنا سب کچھ ہوگا۔ مگر انسان نہ ہوگا۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ مذہبی تعلیم سے آراستہ ہو کر ہماری آئندہ نسل بلند کرداری حامل ہوگی۔ جس سے ہمارے مُلک کی شہرت کو چار چاند لگ جائیں گے۔ اس سلسلہ میں ہم یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس وقت قومی اداروں کے زیر اہتمام جتنے سکول اور کالج چل رہے ہیں۔ ان سب میں بظاہر مذہبی تعلیم لازمی ہے۔ لیکن مذہبی تعلیم کا جو مذاق ان اسکولوں اور کالجوں میں اڑایا جا رہا ہے، وہ بے حد افسوسناک ہے، حکومت کو چاہیئے۔ کہ مذہبی تعلیم کے متعلق اپنے فیصلہ کو اس مذاق سے بچانے کے لئے پہلے ہی مناسب تدابیر اختیار کرے۔

حکومت کا دوسرا اہم فیصلہ اسکولوں۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں فوجی تربیت کے متعلق ہے۔ اس مقصد کے لئے حکومت نیشنل کیڈٹ کور قائم کرے گی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالٰے کا ارشاد ہے کہ "اور اُن سے لڑنے کے لئے جو کچھ (سپاہیانہ) قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے جمع کر سکو، سو تیار رکھو۔" اس ارشاد خداوندی کے ماتحت فوجی تربیت حاصل کرنا ہر عاقل بالغ مسلمان کے لئے فرض ہے، انگریز کے دورِ حکومت میں تو مسلمان اللہ تعالٰے کے اس ارشاد پر عمل کرنے سے معذور تھا، تقسیم کے بعد یہ حکومت پاکستان کا فرض تھا کہ وہ ہر نوجوان کو عسکری تربیت دیتی۔ لیکن سابقہ حکومتوں نے بارہ سال تک اس فرض کی ادائیگی میں تغافل برتا۔ الحمدُ للہ ہماری موجودہ حکومت کو اللہ تعالٰے نے جلد ہی اس کوتاہی کا احساس عطا فرمایا اور اس کی تلافی کی بھی توفیق مرحمت فرمائی۔

آخر میں ہم تعلیمی کمیشن کی سفارشات اور حکومت کے فیصلہ جات کا ایک بار پھر خیر مقدم کرتے ہوئے حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ جلد از جلد اپنے فیصلہ جات کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے، "از خدام الدین لاہور"

ماہنامہ نقش

دیوبند۔ یوپی

یہ ماہنامہ تقریباً ایک سال سے دیوبند کی علمی اور دینی سرزمین سے پوری پابندی وقت کیساتھ شایع ہوتا ہے، اس کے مستقل عنوان یہ ہیں: تفسیر القرآن، ارشادات رسولؐ، ملفوظات علامہ کشمیریؒ، جائزے۔ اس کے علاوہ دوسرے اصلاحی اور علمی مضامین شریک اشاعت ہوتے ہیں۔ ہندوپاک کے علمی حلقوں میں یہ ایک پسندیدہ رسالہ سمجھا جاتا ہے۔ ٹائٹیل دیدہ زیب کتابت، طباعت عمدہ، نمونہ ذیل کے پتہ سے طلب کیجیے،

دفتر نقش، دیوبند۔ یوپی

© rasailojaraid.com